سوال

(294) وہ اپنی ماں کو تو دیتا ہے لیکن باپ کو نہیں دیتا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں محکمہ فوج میں ملازم ہوں اور مجھے بہت اچھی تنخواہ ملتی ہے' جس میں سے کچھ تنخواہ میں اپنی والدہ کی خدمت میں پیشز کرتا ہوں؛ کیونکہ ماضی میں انہوں نے مجھ پر خرچ کیا تھا مگر میں اپنے والد کو کچھ نہیں دیتا کیونکہ انہوں نے مجھ پر حتیٰ کہ میرے بچپن میں بھی کبھی کچھ خرچ نہیں کیا تھا۔ کیا اس کا مجھے کوئی گناہ ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

والدین سے نیکی اور بھلائی بہت اہم فریضہ ہے' خواہ انہوں نے آپ پر بچپن میں کچھ بھی نہ خرچ نہ کیا ہو' ارشاد باری تعالی ہے:

وَقَضىٰ رَبُّكَ أَلّا تَعبُدوا إِلّا إِيّاهُ وَبِالوٰلِدَينِ إِحسـٰنًا ... ٢٣ ... سورة الاسراء

''اور تمہارے پروردگار نے یہ فیصلہ کیا کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرتے رہو۔''

نیز فرمایا:

أَنِ اشكُر لى وَلِوٰلِدَيكَ إِلَىَّ المَصيرُ ... ١٤ ... سورة لقمان

''میرا بھی شکر کرتا رہ اور اپنے ماں باپ کا بھی (کہ تم کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔''

آپ پر واجب ہے کہ اپنے باپ سے بھلائی کریں' فعل وقول میں ان سے حسن سلوک کا معاملہ کریں اور اگر وہ ضرورت مند ہو تو آپ اپنی تنخواہ میں سے اسے اس قدر دیں جس سے آپ کو اور آپ کے بیوی بچوں کو نقصان نہ پہنچے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((لاضرر ولاضرار)) (سنن ابن ماجه' الاحکام' باب من بنی فی حقه مایضرہ بجارہ' ح: ٢٣٤٠- ٢٣٤١)

''نہ تکلیف دینا (جائز ہے) نہ کسی کی تکلیف دہی میں سبب بننا۔''

باپ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ حسب ضرورت آپ سے مال کا مطالبہ کرے' جب کہ آپ کے پاس اپنی ضرورت سے زیادہ مال ہو' کیونکہ نبی ﷺ کا فرمان ہے :

((ان اطیب ما اکلتم من کسبکم وان اولادکم من کسبکم)) (سنن ابی داود' البیوع' باب الرجل یاکل من مالی ولدہ' ح :۳۵۲۸ وجامع الترمذي' الاحکام' باب ماجاء ان الولد یاخذ من مال ولدہ' ح :۱۳۵۷ واللفظ لہ)

''پاکیزہ مال جسے تم کھاتے ہو وہ ہے جسے تم نے کمایا ہو اور بلاشبہ تمہاری اولاد بھی تمہاری کمائی ہے۔''

ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کریں 'ان کے ساتھ بھلائی اور احسان میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور ان کی رضا کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کریں' نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

((رضا الرب فی رضا الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد)) (جامع الترمذي' البر والصلة' باب ماجاء فی الفضل فی رضا الوالدین' ح :۱۸۹۹)

''رب کی رضا والد کی رضا میں اور اس کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص230

محدث فتویٰ